118343 ـ اسلامی مجلس کا " روحانی باپ " نام رکھنا اور نصاری کو بھائی کہنا

سوال

کیا انٹرنیٹ پر کسی اسلامی مجلس کا " العراب (godfather) نام رکھنا جائز ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ یہ مسیحی بھائیوں کا روحانی باپ ہے، یا پھر رخصتی کی تقریبات میں شرکت کرنے والا بشپ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال کا جواب دینے سے قبل دو چیزوں پر تنبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے:

پہلی تنبیہ:

سوال میں آپ نے مسیحی کے الفاظ استعمال کیے ہیں، ان الفاظ کی بجائے اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو نام دیا ہے انہیں وہی نام دینا بہتر ہے، اس لیے ہم انہیں نصاری کہیں گے، کیونکہ یہ ایسا لقب یا لفظ ہے جو ان کافروں کے تزکیہ پر دلالت نہیں کرتا، یا پھر ان کی عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کو بھی ظاہر نہیں کرتا کیونکہ حقیقت میں تو انہوں نے عیسی علیہ السلام کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا اور دعوی کیا ہے کہ وہ الہ ہے یا پھر اللہ کا بیٹا ہیں ؟! نعوذ باللہ من ذلك.

حالانکہ اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں انہیں اہل کتاب اور نصاری کا نام دیا ہے، نصاری فلسطین میں ایك بستی ناصرہ کی طرف منسوب ہے.

امام طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نصاری کو آپس میں ایك دوسرے کی مدد کرنے کی بنا پر نصاری کہا گیا ہے، اور ایك قول یہ بھی ہے کہ ناصرہ بستی میں رہنے کی بنا پر انہیں نصاری کہا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: تفسیر الطبری (2 / 144).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کچھ عرصہ سے نصاری کے لیے " مسیحی " کا استعمال ہونے لگا ہے، کیا مسیحی کہنا صحیح ہے یا کہ نصاری کہنا چاہیے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

مسیحی مسیح بن مریم علیہ السلام کی طرف نسبت ہے ان کا گمان ہے کہ وہ ان کی طرف نسبت رکھتے ہیں؛ حالانکہ مسیح علیہ السلام ان سے برئ ہیں، اور پھر نصاری نے جھوٹ اور بہتان لگایا ہے کیونکہ مسیح علیہ السلام نے انہیں یہ تو نہیں کہا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں، بلکہ انہوں نے تو کہا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں؛ لیکن نصاری نے جھوٹ بولا اور انہیں اللہ کا بیٹا کہہ دیا.

اس لیے انہیں نصاری کہنا ہی بہتر ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی قرآن مجید میں انہیں یہی نام دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور یہودیوں نے کہا کہ نصاری کسی چیز پر نہیں اور نصاری نے کہا کہ یہودی کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے ہیں البقرۃ (113).

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (5 / 387).

دوسری تنبیہ:

آپ نے سوال میں انہیں بھائی کے الفاظ سے پکارا ہے حالانکہ ایسا کرنا جائز نہیں.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کافر مسلمان کا بھائی نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

نہیں سوائے اس بات کے کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں الحجراب (10) .

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے "

اس لیے کوئی بھی یہودی نصرانی یا مجوسی یا کیمونسٹ یا بت پرست وغیرہ کافر مسلمان کا بھائی نہیں اور اسے دوست اور ساتھی بنانا بھی جائز نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (6 / 392).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا کسی کافر کو بھائی کا وصف دیا جا سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" کسی بھی مسلمان شخص کے لیے کسی بھی قسم کے کافر شخص کو بھائی کا وصف دینا جائز نہیں؛ چاہے نصرانی ہو یا یہودي یا مجوسی یا ملحد اسے بھائی کہنا صحیح نہیں ہے، اس لیے میرے بھائی آپ اس طرح کی عبارت استعمال کرنے سے اجتناب کریں؛ کیونکہ مسلمانوں اور کفار کے مابین کبھی بھی بھائی چارہ نہیں ہے، کیونکہ اخوت و بھائی چارہ تو ایمانی اخوت ہے؛ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

نہیں سوائے اس بات کے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں .

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (3 / 43).

دوم:

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی اس اسلامی مجلس کا نام " روحانی باپ " مت رکھیں، کیونکہ ایک قبیح نام ہے، اور آپ نے اس نام سے اجتناب کے اسباب بھی بیان کر دیے ہیں اس سے رکنے کے یہی اسباب کافی ہیں کہ نصاری کے ہاں اس لفظ کا معنی " روحانی باپ ہے یعنی وہ " godfather " کہتے ہیں.

اس کے علاوہ ایک دوسرا سبب یہ بھی ہے کہ یہ ایک ایسے پروگرام کا نام ہے جو ایک فضائی چینل پر عرب کی تباہی کے لیے پیش کیا جا رہا ہے، اور کچھ یورپی ممالك میں تو یہ نام ایک ڈرگ مافیا جو نشہ آور اشیاء کو رواج دینے والے گروہ کا بھی نام ہے، اور اسی طرح اس گروہ کے حالات کے متعلق ایک مشہور فلم کا بھی یہی نام ہے.

اس لیے ہم ان مندرجہ بالا اسباب کی بنا پر آپ کو یہی نصحیت کرتے ہیں کہ آپ اس نام کو چھوڑ کر کوئی ایسا نام اختیار کریں جو آپ کے دین اسلام کے شایان شان بھی ہو اور آپ کی کتاب قرآن مجید کی زبان کے بھی شایان شان ہو.

مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہم نوجوانوں کا ایک گروہ الحمد للہ اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل کرتے ہیں، ایک ہی جگہ ملازمت کرتے اور ایک ہی

جگہ رہائش رکھتے ہیں بعض اوقات دل بہلانے کے لیے ہم ایك دوسرے کو ایسے ناموں سے پکارتے ہیں جو ہمارے نام نہیں اور نہ ہی ہمارے دین میں بولے جاتے ہیں مثلا: جرجیس پیٹرس، حنا، میخائیل، بنیامین "

یہ علم میں رہے ہم میں سے کوئی بھی اس نام سے پکارے جانے پر ناراض نہیں ہوتا، لیکن یہ نام مسیحیوں کے ہاں معروف ہیں اور وہی یہ نام رکھتے ہیں تو کیا ان ناموں سے پکارنا حرام ہے ہم صرف بطور ہنسی مذاق ایك دوسرے کو ان ناموں سے پکارتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" یہ عمل جائز نہیں کیونکہ ناموں میں کفار سے مشابہت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ انہی میں سے ہے "

اس لیے واجب یہی ہے کہ ان کفار کے ناموں سے ایك دوسرے کو پکارنے سے اجتناب کیا جائے، اور بطور ہنسی مذاق بھی نہ پکارا جائے"

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ و الافتاء (26 / 32).

واللہ اعلم .